145428 ـ عقد نكاح ہونے كے بعد علم ہوا كہ ولى يا گواہ تو قبروں كى عبادت كرتے ہيں

سوال

اگر نكاح ہونے كے بعد علم ہو كہ لڑكى كا ولى يا كوئى ايك گواہ قبروں كى عبادت كرنے اور غير اللہ كا وسيلہ پكڑنے اور غير اللہ كے نام پر ذبح كرنے والا مشرك ہے تو كيا عقد نكاح كى تجديد كرانا لازم ہے يا نہيں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

غير اللہ كو پكارنا اور غير اللہ كے ليے ذبح كرنا جائز نہيں جو كوئى بھى ايسا كرے وہ شرك اكبر كا مرتكب ہو كر ملت اسلام سے خارج ہو جائيگا؛ كيونكہ دعاء اور ذبح عبادات ميں شامل ہے اور عبادت صرف اللہ وحدہ لاشريك كى ہوگى اس ليے جس نے بھى غير اللہ كى عبادت كى تو وہ مشرك ہے.

ہمارى اس ويب سائٹ پر غير اللہ كے ليے ذبح كرنا اور غير اللہ كو پكارنا اور ان سے مانگنا وغيرہ كا حكم بيان كيا گيا ہے اس كى تفصيل جاننے كے ليے آپ سوال نمبر (979) كے جوابات كا مطالعہ كريں.

دوم:

نكاح ميں ولى اور گواہوں كا مسلمان ہونا شرط ہے، اس ليے كسى كافر كو مسلمان عورت پر ولايت حاصل نہيں ہوگى اور عقد نكاح ميں كسى كافر كى گواہى بھى صحيح نہيں.

ابن قدامہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اہل علم كا اجماع ہے كہ كافر كو كسى مسلمان عورت پر كسى بھى حالت ميں ولايت حاصل نہيں " انتہى

ديكھيں: المغنى (9 / 377).

اور ابن قدامہ ہى ايك مقام پر رقمطراز ہيں:

" نكاح دو مسلمان گواہوں كی گواہی سے ہی منعقد ہو گا، چاہے خاوند اور بيوی دونوں مسلمان ہوں، يا پھر خاوند اكيلا مسلمان ہو، امام احمد نےيہی بيان كيا اور امام شافعی كا بھی يہی قول ہے؛ كيونكہ رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" ولی اور دو عادل گواہوں كے بغير نكاح نہيں ہوتا " انتہی

ديكھيں: المغنی ابن قدامہ (7 / 7).

اور شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اگر آدمی نماز ادا نہ كرتا ہو تو اس كے ليے اپنی كسی بھی بيٹی كا نكاح كرنا حلال نہيں، اور اگر وہ نكاح كر بھی دے تو يہ نكاح فاسد ہوگا؛ كيونكہ مسلمان عورت كے ولی كے ليے مسلمان ہونا شرط ہے " انتہی

ماخوذ از: نور علی الدرب.

مزيد فائدہ كے ليے آپ سوال نمبر (125363) كے جواب كا مطالعہ ضرور كريں.

سوم:

سوال ميں تعيين نہيں كی گئی كہ شركيہ اعمال كا مرتكب كون ہے آيا لڑكی كا ولی يا كہ كوئی ايك گواہ؛ اس ليے اگر تو كوئی ايك گواہ غير اللہ كے ليے ذبح كرنے اور قبروں كی عبادت كرنے والا ہے، اور عقد نكاح كے بعد نكاح كا اعلان بھی ہو چكا ہے تو شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ كے اختيار كردہ كے مطابق ان شاء اللہ نكاح صحيح ہے، كہ واجب تو نكاح كا اعلان كرنا ہے، چاہے گواہ نہ بھی ہوں.

شيخ الاسلام رحمہ اللہ كا كہنا ہے:

" بلاشك و شبہ اعلان نكاح كے ساتھ نكاح صحيح ہے چاہے دو گواہ نہ بھی ہوں " انتہی

ديكھيں: الاختيارات الفقھية (177).

مزيد فائدہ كے ليے آپ سوال نمبر (124678) كے جواب كا مطالعہ ضرور كريں.

ليكن اگر ولی مشرك ہے تو پھر نكاح كی تجديد ضروری ہے؛ كيونكہ نكاح كا ولی ہونے ميں مسلمان شرط ہے، اگر نكاح كے بعد ولی شركيہ اعمال سے توبہ كرچكا ہے تو وہ عقد نكاح كی تجديد ميں نكاح كی ذمہ داری ادا كريگا، ليكن اگر اس نے توبہ نہيں كی تو پھر اس كے بعد والا كوئی قريب ترين مسلمان ولی نكاح كی ذمہ داری ادا كريگا.

اور دوسرا نكاح عدالت سے توثيق كرانے ضرورى نہيں كيونكہ پہلا نكاح رجسٹر كرايا جا چكا ہے، خاص كر جب دوسرا نكاح رجسٹركرانے ميں ضرر اور نقصان كا انديشہ ہو تو پہلے پر ہى اكتفا كيا جائيگاز

ولايت كے درجات اور مراتب معلوم كرنے كے ليے آپ سوال نمبر (99696) اور (6690) كے جوابات كا مطالعہ كريں.

يہ سب كچھ اس صورت ميں ہے جب ولى يا كسى ايك گواہ پركفر اور دين سے اخراج كا بالتعيين حكم لگايا جائے، ليكن اگر وہ نيا نيا مسلمان ہوا ہو اور اسے شرك كا علم نہيں يا پھر اس كا ملك اور علاقہ اہل علم سے دور ہے وہاں اسے اس كى غلطى سمجھانے والا كوئى نہيں، اور خالص توحيد بتانے والا كوئى نہيں تو پھر ان شركيہ اعمال ميں پڑنے كى وجہ سے اس پر كفر كا حكم نہيں لگايا جائيگا، بلكہ جہالت كى بنا پر اسے معذور سمجھا جائيگا، اور اس نے اپنا يا كسى دوسرے كا نكاح كيا ہے وہ صحيح شمار ہوگا، كيونكہ اسے اصل پر ركھتے ہوئے مسلمان كا حكم ديا جائيگا اور كفر كا حكم اسى صورت ميں ديا جائيگا جب اس پر حجت اور دليل قائم كر لى جائے.

اس طرح كے افراد پر ضرورى ہے كہ وہ علم حاصل كريں اور بااعتماد اور پختہ اہل علم سے دريافت كريں تا كہ بصيرت كے ساتھ اللہ كى عبادت كر سكيں.

شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" كسى معين شخص كو كافر قرار دينا اور اس كے قتل كو جائز كہنا اس موقوف ہے كہ اسے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى حجت اور دليل پہنچائى جائے جس كى مخالفت كرنے پر كفر ہوتا ہو، وگرنہ ہر وہ شخص جو دين كى كسى چيز سے جاہل ہو اسے كافر نہيں قرار ديا جائيگا " انتہى

ديكھيں: كتاب الاستغاثۃ (2 / 492).

واللہ اعلم .